قومی یک جہتی اور خوشحالی

اقوامِ عالم کی تاریخ پر اگر نظر ڈالیں تو دنیا میں وہی قومیں خوشحال اور ترقی یافتہ نظر آتی ہیں جن میں اتحاد اور یک جہتی کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ یعنی قومی ترقی و خوشحالی کے لیے اولین شرط اتحاد و اتفاق اور یک جہتی ہے۔

قومی یک جہتی کا مفہوم (Meaning of National Integration)

ہر قوم چھوٹے بڑے مختلف گروہوں کے اشتراک سے بنتی ہے۔ ان تمام گروہوں کے معاشی، معاشرتی اور سیاسی مفادات ایک جیسے نہیں ہوتے۔ بلکہ یہ سارے گروہ جغرافیائی لحاظ سے اپنے اپنے مخصوص علاقوں میں رہتے ہیں اور ان کی مثال باغ میں مختلف رنگ و بو والے پھولوں جیسی ہے۔ اس رنگا رنگی سے ہی باغ میں خوبصورتی ہے۔ ایک قوم کے اندر مختلف گروہوں کا وجود نفرت اور نا اتفاقی کی علامت نہیں بلکہ یہ ایک پھولوں کے گلدستے کی طرح ساتھ مل کر ایک نیا رنگ پیش کرتے ہیں۔ ان تمام گروہوں کی اپنی پہچان بھی برقرار ہے اور ایک قوم کے افراد بھی ہیں۔ قومی سطح پر یک جہتی سے کام کرتے ہوئے وہ تمام نہ صرف انفرادی طور پر بھی خوشحال ہوتے ہیں بلکہ ملک و قوم کی خوشحالی اور ترقی کے لیے بھی مل جل کر کام کرتے ہیں۔

ایک مضبوط قوم اسی صورت میں وجود میں آ سکتی ہے جب مختلف صوبوں، مذاہب، طبقوں، ثقافتوں اور نسلوں کے افراد قومی جذبے سے معمور ہوں۔ ایثار، تعاون اور رواداری جیسے جذبے قومی یک جہتی پیدا کرتے ہیں۔ خیالات و احساسات میں ہم آہنگی ہو اور ہر فرد دوسرے افراد کے لیے اور ہر گروہ دوسرے گروہوں کے لیے قربانی، خلوص اور اشتراکِ عمل کا جذبہ رکھتا ہو۔ قومی استحکام کا دارومدار قومی یک جہتی پر ہوتا ہے۔ یک جہتی کے لیے کام کرنا قوم کے ہر فرد کا اہم فریضہ ہے۔

اسلامی جمہوری ریاست کی اہمیت

اسلامی جمہوری ریاست کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اس میں اسلام کے زریں اصول اور

جمہوریت کے اعلیٰ مقاصد کو یکجا کر کے ریاست کی تشکیل کرتے ہیں۔ اسلامی جمہوری ریاست کی اہمیت کو اُجاگر کرنے کے لیے چند اہم نکات درج ذیل ہیں۔

1۔ بین الاقوامی امن و سلامتی

اسلام امن و آشتی کا مذہب ہے اور انسانی عظمت اور وقار اس کے زریں اصولوں میں شامل ہیں۔ ایک اسلامی جمہوری ریاست نہ صرف اپنے ملک میں امن و سلامتی چاہتی ہے بلکہ اس کی کوشش ہوتی ہے کہ بین الاقوامی و علاقائی امن کی فضا کو فروغ دیا جائے۔ نسلی تعصب اور ہر قسم کے استحصال کو ختم کیا جائے۔

2۔ عوام کی فلاح و بہبود

ایک اسلامی جمہوری ریاست کے قومی مقاصد میں عوام کی فلاح و بہبود سرِ فہرست ہوتی ہے۔ اسلامی جمہوری معاشرہ جہالت، غربت و افلاس کے خلاف مسلسل جدوجہد میں مصروف رہتا ہے۔

3۔ اقتدارِ اعلیٰ

اسلام میں اقتدارِ اعلیٰ کا تصور دیگر نظریات سے مختلف ہے۔ اسلام کے مطابق اللہ تعالیٰ کی ذات اعلیٰ اختیارات کا منبع ہے یعنی اسلامی ریاست میں اللہ تعالیٰ ہی مقتدرِ اعلیٰ یعنی حاکم مطلق ہے۔ تمام اختیارات اللہ تعالیٰ کی ذات سے حاصل کیے جاتے ہیں۔ انسان اس کا صرف نائب ہے۔ اس نظام میں کوئی حاکم وقت یا حاکم مطلق (ڈکٹیٹر) نہیں ہوسکتا۔ دوسرے لفظوں میں عوامی نمائندے اس حق کو اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود میں رہتے ہوئے اس کی امانت سمجھ کر استعمال کرتے ہیں۔

4۔ مثالی حکومت

اسلامی جمہوری ریاست نہ صرف عوام کی فلاح و بہبود کا خیال رکھتی ہے بلکہ ایک مثالی حکومت بنانے کی بھی کوشش کرتی ہے۔ جس میں حاکم و محکوم کا فرق مٹ جاتا ہے۔ ہر طبقے کے حقوق کا تحفظ کیا جاتا ہے اور کسی پر ظلم نہیں کیا جاتا۔ نیز اس ریاست میں بہتر اسلوبِ حکمرانی کے اصولوں پر عمل کرنے کے لیے رائے عامہ ہموار

کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

5۔ معاشی و معاشرتی تحفظ

ایک اسلامی جمہوری ریاست کی اہمیت اس وجہ سے بھی بڑھ جاتی ہے کہ اس میں عوام کو معاشی و معاشرتی انصاف فراہم کیا جاتا ہے۔ ریاست تمام افراد کو یکساں بنیادی سہولتیں مہیا کرتی ہے تا کہ تمام افراد اپنی شخصیت کی تکمیل کر سکیں۔ معذور اور بے روزگار لوگوں کی کفالت بھی حکومت کے ذمہ ہوتی ہے۔

6۔ غیر مسلم اقلیتوں کا تحفظ

ایک اسلامی جمہوری معاشرے میں اقلیتوں کا مقام کسی طرح بھی اکثریتی عوام سے کم نہیں ہوتا۔ اُن کو وہ تمام حقوق حاصل ہوتے ہیں جو ملک کا آئین مسلم رعایا کے لیے فراہم کرتا ہے۔

7۔ تعلیم وصحت

ایک اسلامی جمہوری ریاست ہر فرد کو بلا امتیاز جدید علوم حاصل کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے تا کہ ملک کے تمام افراد علم کے زیور سے آراستہ ہوں نیز ان کی صحت کا خیال رکھتی ہے۔ ریاست کی اہم ذمہ داریوں میں حفظانِ صحت کے اصولوں کو عام کرنا بھی شامل ہے۔ بیماریوں کی روک تھام اور تعلیم کو عام کرنا بھی اسلامی جمہوری حکومت کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔

پاکستان میں قومی یک جہتی کے مسائل اور تجاویز

پاکستان قومی یک جہتی کے حوالے سے کئی مسائل کا شکار ہے۔ قومی یک جہتی کے پیشِ نظر ان مسائل کا جائزہ لیا جاتا ہے اور تجاویز پیش کی جاتی ہیں جن کو بروئے کار لا کر قومی یک جہتی کو فروغ دیا جا سکے۔

1۔ جمہوری اداروں کا کمزور ہونا

پاکستان میں جمہوری اداروں کو تسلسل کے ساتھ کام کرنے کا موقع نہیں ملا۔ جمہوری اداروں کا

مستقل طور پر کام کرتے رہنا عوام میں خود اعتمادی پیدا کرتا ہے۔ وہ ملکی امور میں براہِ راست یا عوامی نمائندوں کے ذریعے شریک ہوتے ہیں۔ انھیں اپنے نمائندوں پر تنقید کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔ جمہوری فضا قائم نہ رہے تو گھٹن اور حبس کا احساس ہوتا ہے۔

2۔ ملکی آئین کا احترام نہ کرنا

پاکستان میں بدقسمتی سے تقریباً پہلے نو سالوں تک آئین نہ بن سکا۔ جس کی وجہ سے سیاسی انتشار بڑھتا گیا اور جب 1956ء کا آئین بنا تو وہ صرف اڑھائی سال تک چل سکا۔

1973ء کا آئین تمام تر خوبیوں کے باوجود ترامیم کا شکار ہوتا گیا اور وقت کے ساتھ ساتھ سیاستدانوں اور عوام کا اعتماد اس آئین سے بھی اٹھتا گیا۔

پاکستان اُس صورت میں ترقی کر سکتا ہے جب حکمران طبقہ اور سیاسی جماعتیں آئین کو ایک متبرک منشور کے طور پر اپنا لیں اور اس کے ہر پہلو پر عوام کی خوشحالی کے لیے صحیح طریقے سے عمل پیرا ہوں۔

3۔ صحیح ترجیحات کا تعین

ایک ملک کے افراد قوم کے علاوہ مختلف مذاہب، جماعتوں، طبقوں اور علاقوں سے بھی وابستہ ہوتے ہیں۔ اگر ان میں صحیح شعور ہو تو وہ قومی مفادات کو باقی تمام مفادات پر ترجیح دیتے ہیں۔ بدقسمتی یہ ہے کہ پاکستان میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں جو سیاسی جماعت، فرقے اور لسانی گروہ کی خاطر قومی مفاد کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ ان کی غلط ترجیحات مسائل کو جنم دیتی ہیں۔ نفرتیں، کدورتیں اور تعصبات پھیل کر پورے ماحول کو پراگندہ کر دیتے ہیں اور قومی سوچ دھندلا جاتی ہے۔

یک جہتی کے لیے ضروری ہے کہ عوام کو صحیح ترجیحات کا شعور ہو۔

4۔ خود غرضی اور کرپشن

خود غرضی اور کرپشن نے نہ صرف پاکستانی عوام کو مختلف قسم کے مسائل سے دوچار کر دیا ہے بلکہ اس سے ملکی ترقی اور خوشحالی میں بھی رکاوٹیں پیدا ہوئی ہیں۔ حکومت کو چاہیے کہ کرپشن کے خاتمے کے لیے ایک

مسلسل شفاف طریقے سے احتساب کا عمل جاری کرے۔

5۔ غیر منصفانہ معاشی نظام

آزادی کے بعد پاکستان کو فلاحی مملکت بنانا مقصود تھا لیکن مخصوص مفادات کے حامل افراد اور طبقوں نے معاشی انصاف کا خواب ہی بکھیر دیا۔ عام لوگ محرومیوں کا شکار ہو گئے۔ دولت کی غیر منصفانہ تقسیم نے طبقات کے درمیان وسیع خلیج پیدا کر دی۔

6۔ فرقہ واریت اور تشدد پسندی

گزشتہ چند سالوں سے تشدد پسندی اور فرقہ واریت نے پاکستان کو اذیت میں مبتلا کیا ہے۔ دن بہ دن قتل و غارت اور تشدد کی وارداتیں بڑھ رہی ہیں۔ اسلام محبت اور آشتی کا مذہب ہے۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہ واصحابہ وسلم نے ہمیں رواداری اور باہمی احترام کا درس دیا ہے۔ قتل کو بدترین افعال میں شمار کیا ہے۔ جس نے کسی ایک شخص کو بے گناہ قتل کیا گویا اُس نے پوری انسانیت کو قتل کیا جس نے کسی شخص کی جان بچائی گویا اُس نے پوری انسانیت کو بچایا۔ فرقہ واریت نے غلط فہمیوں اور کدورتوں کو جنم دیا ہے۔ یہ سب قومی اتحاد کو پارہ پارہ کرنے والی باتیں ہیں۔ فرقہ واریت کے ماحول سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ملک دشمن قوتیں اپنے مذموم مقاصد پورے کر رہی ہیں۔ غیر ملکی ایجنٹ فرقہ وارانہ فسادات کراتے ہیں۔ جس سے ملک کی بیرونی دنیا میں بدنامی ہوتی ہے۔

7۔ سیاسی جماعتوں کا کردار

جمہوری نظام رکھنے والی اقوام میں یک جہتی پیدا کرنے کے لیے سیاسی جماعتیں بڑا موثر کردار ادا کر سکتی ہیں۔ امریکی اور برطانوی مثال کو لے لیں جہاں دو جماعتی نظام ہے اور دونوں ملک گیر جماعتیں ہیں۔ ہر دو جماعتوں نے اپنے مثبت رویوں کی بدولت وفاق کو مضبوط اور کامیاب بنا رکھا ہے۔ پاکستان میں کثیر الجماعتی نظام ہے۔ متعدد جماعتیں علاقائی ہیں انھیں ملک گیر نہیں کہا جا سکتا ہے۔ بہت کم جماعتیں ایسی ہیں جن کی چاروں صوبوں میں موثر تنظیم موجود ہو۔ اسی طرح اگر سیاسی جماعت انتخاب ہارنے کے بعد اپنی شکست تسلیم کرنے کی بجائے دھاندلی کے الزامات عائد کرنا شروع کر دے تو جمہوری سفر رک جاتا ہے۔ ایسی جماعت جیتنے والی جماعت کو اقتدار کی منتقلی کے خلاف تحریک شروع کر دیتی ہے۔ حکومت اور سیاسی

NOT FOR SALE

جماعتیں اقتدار کی رسہ کشی میں اُلجھ جاتی ہیں جس سے قومی ترقی اور قومی یک جہتی کو نقصان پہنچتا ہے۔

8۔ قانون کی حکمرانی

قانون کی حاکمیت کا مطلب ہی یہ ہے کہ قانون کی نظر میں ملک کے سب لوگ برابر ہوں اور سب کے ساتھ بلا امتیاز انصاف ہو۔ لیکن بد قسمتی سے پاکستان میں عملی طور پر قانون کی پاسداری کے لیے اتنا کام نہیں ہوا جتنا کہ ہونا چاہیے تھا۔ کیونکہ جب انصاف نہ ہو تو لوگوں میں انتشار بڑھتا ہے، جس سے قومی یک جہتی حاصل نہیں ہو سکتی ہے۔

9۔ ذرائع نقل و حمل کا کردار

ماضی میں جغرافیائی دوری اور ناقص ذرائع نقل و حمل نے مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان مسائل کی دیوار کھڑی کر دی تھی۔ ملکی یک جہتی اور ثقافتی ہم آہنگی کے لیے ملک میں بہتر ذرائع نقل و حمل کا موجود ہونا ضروری ہے تا کہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ساتھ آزادانہ میل ملاپ میں آسانی ہو اور لوگ ایک دوسرے کے مسائل سے آگاہ ہوں۔

10۔ ابلاغِ عامہ کا کردار

ٹی وی، ریڈیو، اخبارات، رسالے اور انٹرنیٹ رائے عامہ کی تشکیل کرتے ہیں۔ صحافیوں پر لازم ہے کہ وہ ملکی وقار اور باہمی اعتماد کی ترقی اور سلامتی کا خیال ذہن میں رکھتے ہوئے قلم اٹھائیں۔ صحافی کا قلم قوم کے رویوں پر اثر ڈالتا ہے۔ ریڈیو، ٹی وی، اخبارات اور رسائل وطن دوستی اور اتحاد کے لیے بہتر فضا پیدا کر سکتے ہیں۔ وہ عوام کے ذہنوں میں اٹھنے والے منفی شکوک اور شبہات کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ اس طرح قومی سطح پر عمدہ رائے عامہ کو تیار کیا جا سکتا ہے۔

قومی یک جہتی کے حصول کے لیے ہمارا کردار

قومی یک جہتی ہر محب وطن شہری کی خواہش ہوتی ہے لیکن اس خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لیے کچھ

NOT FOR SALE

اقدامات ضروری ہیں۔جس کی بدولت ملک ترقی اور وقار حاصل کرسکتا ہے۔مندرجہ ذیل عوامل سے قومی یک جہتی کے حصول میں کامیابی ہوسکتی ہے۔

1۔ جدید تعلیم کا فروغ

بے علمی اور جہالت بے شمار خرابیوں کی جڑ ہے۔بے علم لوگ تعصبات کا جلد شکار ہوجاتے ہیں۔ اندھی تقلید کرتے ہوئے وہ صحیح اور غلط میں تمیز نہیں کرپاتے۔اسی لیے پاکستان میں قومی یک جہتی کے حوالہ سے مسائل میں کمی نہیں ہو پا رہی۔تعلیم سے افراد کو مل جل کر رہنے کا شعور پیدا ہوتا ہے اور اپنے حقوق و فرائض کی پہچان پیدا ہوجاتی ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے پاکستان میں تعلیم عام کی جائے جس سے نہ صرف انفرادی، معاشرتی، سیاسی، ثقافتی اور مذہبی قدریں فروغ پائیں گی بلکہ قومی وحدت اور قومی یک جہتی میں بھی اضافہ ہوگا۔

2۔ منصفانہ معاشی نظام

بعض ماہرین نے معاشیات کو انسانی زندگی پر اثر ڈالنے والا سب سے اہم عنصر تسلیم کیا ہے۔اگر معاشرہ میں دولت کی مناسب تقسیم نہ ہو اور عوام محسوس کریں کہ انھیں معاشی انصاف مہیا نہیں کیا جا رہا تو یک جہتی پیدا نہیں ہوسکتی۔معاشی ناہمواریاں انسانوں کو مایوس کردیتی ہیں اور ان کا اپنے معاشرتی اور سیاسی نظام سے اعتماد اٹھ جاتا ہے۔ریاست اور معاشرے سے افراد کی دلی وابستگی پیدا کرنا مقصود ہو تو عوام کا اعتماد قائم کرنا لازمی ہے۔انھیں اپنے نظام میں افادیت دکھائی دے تو وہ تعاون کرتے ہیں۔اگر ملک میں معاشی وسائل پر صرف کچھ افراد کا قبضہ ہو تو باقی ماندہ آبادی نظام سے تعاون پر آمادہ نہیں ہوتی۔غربت اور بے روزگاری انسانوں کو جرائم کی وادی میں دھکیلنے کا سبب بنتے ہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ دولت کی تقسیم منصفانہ ہو۔ہر فرد اور خاندان کو اس کا جائز حق ملے۔ بے روزگاری کا خاتمہ ہو محتاج اور معذور افراد کی کفالت ہوتی رہے اور ریاست کی جانب سے تعلیم، صحت اور سماجی بہبود جیسے کاموں میں گہری دلچسپی کا اظہار ہو تو قومی یک جہتی کی راہ ہموار ہوتی ہے اور ایک فلاحی معاشرے کی شکل ابھرتی ہے۔

3۔ انتظامی مشینری

اگر جان و مال، عزت اور حقوق کی حفاظت کا صحیح بندوبست نہ ہو تو عوام سے تعاون کی توقع نہیں کی جاسکتی۔پولیس اور دیگر انتظامی شعبے اگر رشوت، سفارش اور اقرباپروری جیسی برائیوں کا شکار ہوجائیں تو عوام کو انصاف نہیں مل پاتا۔ظاہر ہے کہ محرومیوں کے شکار عوام سے بھرپور جذبوں کی توقع نہیں کی جاسکتی اور ایسے معاشرے قائم نہیں رہ سکتے جہاں انصاف نہ مل رہا ہو۔پاکستان میں قومی تقاضوں کی تکمیل کے لیے سرکاری افسروں کے کردار کو نئے سانچے میں ڈھالنا ہوگا۔

4۔ صوبائی عصبیت کے خاتمے کے لیے کوشش

وفاقی حکومت ایک صوبے کے شہریوں کو دوسرے صوبوں میں کاروبار، ملازمت اور تعلیم کے حصول کے لیے مواقع فراہم کرے۔اس مقصد کے لیے طلبہ کو وظائف دیے جائیں۔کاروباری رعائتیں مہیا ہوں اور سرکاری ملازمین کو دوسرے صوبوں میں زیادہ مراعات ملیں تو رفتہ رفتہ بین الصوبائی رابطوں کا سلسلہ بڑھتا جائے گا۔اگر ایک صوبے کے افراد کو دوسرے صوبوں میں اکثر جانے کے مواقع ملتے رہیں تو وہ مشاہدہ کریں گے کہ ہر صوبے میں غربت بھی ہے اور محرومیاں بھی۔نیز ہر صوبے میں استحصال کرنے والا طبقہ بھی موجود ہے۔

5۔ سیاستدانوں کا قومی یک جہتی میں مثبت کردار

سیاستدان اگر ذاتی اغراض اور جماعتی مفادات سے بلند ہو کر فیصلے کریں تو اتحاد و یگانگت کا مقصد پورا کرنے میں خاصی مدد مل سکتی ہے۔قومی مسائل پر سیاستدانوں کو اصولی موقف اختیار کرنا چاہیے۔سیاسی جماعتیں جمہوریت کا لازم جز ہیں۔جمہوری نظام کی کامیابی کا تقاضا ہے کہ سیاستدان مضبوط، فعال اور ملک گیر جماعتیں تشکیل دیں اور اپنے ذاتی فائدے کے لیے جماعت سے وفاداریاں ترک نہ کریں۔منتخب ہونے والے رکن کا فرض ہے کہ وہ عوام کی آراء کا احترام کرے۔اگر اپنی جماعت سے اصولی اختلاف پیدا ہوجائے تو بہتر ہے کہ وہ رکن اسمبلی کی رکنیت سے مستعفی ہو کر دوبارہ عوام کے سامنے اپنے آپ کو پیش کرے۔

6۔ رواداری

اختلافِ رائے جمہوریت کی جان ہے۔ ہر فرد کو اپنا نقطہ نظر رکھنے اور بیان کرنے کا معاشرتی و سیاسی حق ہے لیکن قومی سلامتی اور یک جہتی کا تقاضا ہے کہ شہری اظہار رائے کا حق اجتماعی مفاد کے پیش نظر استعمال کریں۔ وہ اگر اپنی آراء کا احترام کروانا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ دوسروں کی رائے بھی تحمل سے سنیں۔ اتحاد اور ترقی کے لیے قومی مفادات کا دھیان رکھیں۔ فرد کی طرح تمام گروہوں، جماعتوں، فرقوں اور تنظیموں پر بھی لازم آتا ہے کہ وہ باہم رواداری کا ثبوت دیں۔ "زندہ رہو اور زندہ رہنے دو" کے مقولے پر عمل ہونا چاہیے۔

7۔ قوم سے وفاداری

پاکستان کے تمام شہریوں کو چاہیے کہ وہ اپنی تمام تر وفاداریاں اپنے ملک و قوم کے ساتھ وابستہ کریں۔ ہر فرد کو چاہیے کہ وہ قومی مفادات کو پیش نظر رکھے اور شعوری و غیر شعوری طور پر کسی غیر ملک کے اشاروں پر عمل پیرا نہ ہوں بلکہ اپنے ملک کی خوشحالی کے لیے کام کریں۔

8۔ دوسروں کے حقوق کا احترام

دنیا کے کسی بھی معاشرے میں اگر حقدار کو اس کا حق نہیں ملتا اور غیر مستحق لوگ دوسروں کے حقوق پر قبضہ کر لیتے ہیں تو معاشرے میں بدگمانیاں اور مایوسیاں پھیلتی ہیں۔ میرٹ یا صلاحیت کا دھیان نہ رکھا جائے تو اچھے بھلے قانون پسند اور وفادار شہری بغاوت اور معاشرے سے بیگانگی کے جراثیموں کو جنم دیتے ہیں۔ ناانصافی خود معاشرے کے لیے بربادی کا سبب بن جاتی ہے۔

ضروری ہے کہ استحقاق کا احترام کیا جائے۔ معاشرے میں حقدار کو حق ملتا رہے تو متوازن اور منصفانہ ماحول قومی یک جہتی کو فروغ دینے میں معاون بنتا ہے۔

مشق

1. دیے گئے جوابات میں سے درست کا انتخاب کریں۔

i. پاکستان میں بدقسمتی سے تقریباً پہلے

ا۔ 8 سالوں تک آئین نہیں بنا۔

ب۔ 9 سالوں تک آئین نہیں بنا۔

ج۔ 10 سالوں تک آئین نہیں بنا۔

ii. 1956ء کا آئین چل سکا۔

ا۔ دو سال

ب۔ اڑھائی سال

ج۔ دس سال

iii. اختلافِ رائے

ا۔ جمہوریت کے لیے نقصان دہ ہے۔

ب۔ جمہوریت کی جان ہے۔

ج۔ لڑائی جھگڑے کا سبب ہے۔

2. مندرجہ ذیل پر مختصر نوٹ لکھیں۔

i. پاکستان میں سیاسی جماعتوں کا کردار

ii. قانون کی حکمرانی

iii. اسلام میں اقتدار اعلیٰ کا تصور

iv. قومی یک جہتی کے لیے معاشی عدل کی ضرورت

3. قومی یک جہتی کا کیا مفہوم ہے؟ وہ کون سے عناصر ہیں جو قومی یک جہتی کو فروغ دیتے ہیں؟

4. اسلامی جمہوری ریاست کی اہمیت پر روشنی ڈالیں؟

5. آپ کے خیال میں وہ کون سے مسائل ہیں جو پاکستان میں قومی یک جہتی کی راہ میں رکاوٹ ہیں؟

6. ہم قومی یک جہتی پیدا کرنے میں کیا کردار ادا کر سکتے ہیں؟